السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اہل حدیث کا نام قرآن وحدیث سے ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لفظ''اہل الحدیث'' بطور صفت ان لوگوں پر مستعمل ہے۔ جنھوں نے علمی اور عملی میدان میں قرآن وحدیث کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے رکھا۔ بعد کے ادوار میں محض قرآن وحدیث سے تعلق رکھنے کی بنا پر بھی ''اہل الحدیث'' کہا گیا قاعدہ معروف ہے۔ ''لا مشاحة فی الاصطلاح'' جس طرح کہ کسی پیشہ کو اختیار کرنے یا اہل پیشہ سے تعلق کی بنا پر اس کی طرف نسبت ہوجاتی ہے۔

اس سلسلہ میں چند تصریحات ائمہ کرام بھی ملاحظہ فرمائیں:

لایزال ناس من امتی منصورین لایضرہم من خذلہم حتی تقوم الساعة» (١) قال علی بن المدینی: ''ہم اہل الحدیث''–(2) قال یزید بن ہارون: ''ان لم یکونوا اصحاب الحدیث فلا ادري من ہم''(3) قال ابن مبارک: ''«-1
ہم عندي اصحاب الحدیث''(4) قال البخاري: ''یعني اصحاب الحدیث''(5

''طوبی للغرباء الذین یحیون سنتی من بعدي ویعلمونہا عباد اللہ» (6) وقال عبدان احد رواة الحدیث المذکور: ''ہم اصحاب الحدیث الاوائل «-2

ان بنی اسرائیل افترقت علی احدي وسبعین فرقة....... کلہا فی النار الا واحدة وہی الجماعة» (7) قال الامام: ''ان لم یکونوا اصحاب الحدیث فلا ادري من ہم''(8«-3

قال یزید بن ہارون: قلت لحماد بن زید: ''ہل ذکر اللہ اہل الحدیث فی القرآن؟'' قال لی: الم تسمع الی قولہ: لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ (9) قال عبد الرزاق صاحب المصنف: ''ہم اصحاب الحدیث.''(10-4

مزید آنکہ علامہ ناصر الدین البانی رحمة اللہ علیہ سے دریافت کیا گیا کہ خود کو اہل حدیث یا سلفی کہلانا بدعت ہے؟ اس کے جواب میں فرماتے ہیں بھائیو! جن بدعات سے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا ہے۔ ہمیں ڈرایا گیا ہے کہ دین میں بدعات کو داخل نہ ہونے دیں۔ لوگوں کے خیال میں بدعات کے ساتھ تقرب الٰہی حاصل کیا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے بدعات کا تعلق وسائل سے نہیں ہے بلکہ ''مقاصد شرعیہ'' کے ساتھ ہے۔ یعنی ان کے نزدیک بدعت سے اللہ کے قرب میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور حدیث کے خلاف ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

''من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد''

''جس شخص نے بھی ہمارے دین میں کسی نئے کام کو داخل کیا تو وہ نیا کام مردود ہے۔''

اس مضمون کی دوسری احادیث بھی معروف ہیں۔ البتہ وسائل جن کو حقیقی مقام حاصل نہیں ہے۔ اور وہ بعد میں دین میں آئے ہیں۔ اگر نص صریح کے خلاف نہیں تو کچھ حرج نہیں جیسا کہ بعض ملکوں میں اپنا ہم نام ''اہل حدیث'' رکھتے ہیں۔ جب کہ یہ نام رکھنے سے مقصود دوسروں پر طعن کرنا نہیں ہے۔ جو خود کو اہل حدیث نہیں کہتے اس لحاظ سے اس کے نام رکھنے میں ہر گز بدعت کا شائبہ نہیں۔ یہ لقب تو دوسری اصطلاحات کی طرح ایک اصطلاح ہے۔ جیسا کہ علماء نے اصطلاحات وضع کی ہیں اور وہ بات بلاشبہ درست ہے کہ یہ نام بدعات میں سے ہیں لیکن ان بدعات سے نہیں کہ جن کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے۔ چنانچہ کچھ لوگ اپنا نام ''اہل حدیث'' رکھتے ہیں۔ جبکہ بعض لوگ ''سلفی'' کہلاتے ہیں اور بعض ''انصار السنة'' کہلاتے ہیں یہ صرف ایک اصطلاح ہے۔ اور اصطلاحات میں کچھ رکاوٹ نہیں ہے لیکن ان لوگوں کا (جماعت المسلمین) اہل حدیث کے نام کو بدعت قرار دینا ان کی جہالت پر دلالت کرتا ہے۔ بدعات سے اصل مقصود اللہ کے قرب میں اضافہ کرنا ہے اور مطلقاً اصطلاحات کے لحاظ سے اس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ اعتراضات کرنے والے ان اصطلاحات کو اپنے اعتراض کا ہدف بناتے ہیں۔ جو درست نہیں اس سے ان کا مقصد مخصوص وسائل کے ذریعے پھیلنا اور اپنی شہرت چاہنے کے سوا کچھ نہیں۔ (بحوالہ الفرقة الحدیدة: 191۔192)

---

1 محققہ اسنادہ صحیح (٣٥٥/٣٤) ومعناہ فی احمد ''حدیث صحیح'' ابن حبان (١٥/٢٤٨، ٢٤٩) رقم (٦٨٣٤) عن قرة رضی اللہ عنہ بتحقیق الارنووط وقال: ۔

20 (١٢ رقم (-۔ الترمذي کتاب الفتن باب ماجاء فی اہل الشام (٢١٩٢) ط دار السلام وشرف اصحاب الحدیث

313/٢٩٣) (۔ شرف الصحاب الحدیث رقم (٤٦) فتح الباري

4 (١١٧) (۔ معناہ فی شرف اصحاب الحدیث رقم

(۔ شرف اصحاب الحدیث (501

(۔ صححہ احمد شاکر والالبانی الترمذي ابواب الایمان باب ماجاء انالاسلام بداغریبا (2770) المشکاۃ (170) احمد (١/١٨٤) ابن ماجہ (6٣٩٨٨

(۔ صححہ البانی ابوداؤد (٤٥٩٧) الترمذي (٢٧٩١) والصحیحہ (١٣٩٢' ٢-73

(۔ قالہ الامام احمد رحمۃ اللہ علیہ شرف اصحاب الحدیث (101) وفتح الباري (8١٣/٢٩٣

(۔ شرف اصحاب الحدیث رقم (9119

(۔ شرف اصحاب الحدیث رقم (10120

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص499

محدث فتویٰ